السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت کی ماہواری میں تقدیم وتاخیر اور کمی وزیادتی کی وجہ سے گڑبڑ ہو جائے تو وہ کیا کرے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلہ میں جو علمائے حنابلہ نے ذکر کیا ہے کہ عورت اپنے ایام کو دوبارہ خون آنے تک موکد نہ سمجھے ۔ یہ درست نہیں ہے لوگوں کا ہمیشہ اس صحیح قول پر عمل رہا ہے ۔ جس کا ذکر صاحب "الانصاف " نے کیا اور عورتوں کے لیے اس پر عمل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور وہ یہ ہے کہ جب عورت خون دیکھے تو وہ نماز اور روزہ سے رک جائے اور جب واضح طہارت دیکھے تو غسل کر کے نماز پڑھے ۔ چاہے اس کا خون عادت کے ایام سے پہلے آئے یا بعد میں آئے اور چاہے زیادہ مقدار میں زیادہ ایام تک آئے ۔

مثلاً ایک عورت کی عادت پانچ دن خون آنے کی ہے وہ اگر ساتھ دن تک خون دیکھے تو وہ سات دن ہی حیض شمار کرے اور اگلے ماہ سات دن خون آنے کا انتظار نہ کرے ۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی بیویوں کا عمل اسی پر رہا اور ان کے بعد تابعین کا حتی کہ جن مشائخ سے ہماری ملاقات ہوئی وہ بھی اس کا فتوی دیتے تھے اس لیے کہ حیض کا خون اور اس کی مدت معلوم کرنے کے لیے تین مہینوں تک خون آنے کا انتظار کرنے والا قول بلا دلیل ہے بلکہ خلاف دلیل ہے نیز صحیح قول میں حیض کی عمر بھی متعین نہیں ہے چاہے عورت نو سال سے کم عمر کی ہو یا پچاس سال سے تجاوز کر گئی ہو۔ جب بھی اس کو خون آئے اور جب تک آتا رہے وہ ان ایام میں حائضہ شمار ہو کر (نماز روزہ سے) بیٹھے رہے گی کیونکہ یہی اصل ہے اور استحاضہ عارضی چیز ہے

(فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن السعدی رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 122

محدث فتویٰ